ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی

موبائل فون ___ کتنا مفید کتنا مضر؟

عقیدہ کے انکار پر مبنی جدید تہذیب نے انسانی زندگی کے ہر میدان میں جو زہریلے بیج بوئے ہیں ان میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ''عقیدہ'' کو چیلنج کیا جاسکتا ہے' مگر سائنس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ سائنسی اصول و ایجادات و اکتشافات سب بدلنے والی چیزیں ہیں اور بدلتی رہتی ہیں اور حقیقی قرآنی سائنسی مزاج تو ایسا ہی ہونا چاہیے جو کہ نسل انسانی کو مسلسل تحقیق و جستجو و تفکر اور تدبر میں لگائے رکھے۔ مگر اس کو ''العلم'' کا یہ ''عقیدہ'' کا درجہ نہ دے' کیونکہ بدلنے والا علم ازلی ابدی حقائق کے معاملہ میں رہنمائی سے قاصر ہے۔ پچھلے تین سو سالوں میں سائنسی تحقیق کے نام پر جس طرح عوام کا استیصال کیا گیا وہ اس سے ہرا ہی ہے جتنا الزام مذہب یا دیگر نظریات پر لگایا گیا ہے کہ انہوں نے عقیدہ کی طاقت کا غلط استعمال کیا اور عوام کو گمراہ کر کے فوائد بٹورے۔ یہی کام سائنس اور ٹیکنالوجی کے نام پر انڈسٹری کے گٹھ جوڑ کیساتھ پوری دنیا میں ہوتا رہا ہے۔ دنیا کو سائنس کے نام پر ریسرچ کے نام پر بیوقوف بنایا جارہا ہے' سائنس وہی مانی جاتی ہے جو انڈسٹری کو فائدہ پہنچائے' مگر وہ ریسرچ جو انڈسٹری کو فائدہ نہ پہنچائے وہ کبھی بھی شاہ سرخیوں میں نہیں آپاتی

سائنس کے نام پر بہت سے جھوٹ پھیلائے گئے اپنے کاروباری مقاصد حاصل کئے گئے' ڈبہ کا دودھ بیچنے کیلئے ماں کی صحت کے نام پر جھوٹا پروپیگنڈہ کیا گیا' کیمیائی کھادوں کو بیچنے کے لئے قدرتی کھاد کو غیر سائنسی بتایا گیا' وقتاً فوقتاً خطرناک قسم کی ٹیکنالوجی کو مفید بتا کر معاشرہ کو لوٹا گیا' خطرناک ادویہ کو ریسرچ ادویہ بتا کر پوری پوری نسل کو تباہ کیا گیا' اور نیوکلیائی اور کیمیاوی ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی کے ذریعہ انسانوں کی ''خدمت'' کا سائنسی ریکارڈ پہلی' دوسری جنگ عظیم ہیروشیما' ناگاساکی اور ایران' ویتنام کی جنگ میں استعمال کئے گئے امریکی کیمیاوی ہتھیاروں کی تباہیوں کی شکل میں محفوظ ہے' بڑے بڑے باندھ بنا کر زمینوں کو بنجر کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس بھی نوعیت کی صلاحیت اور طاقت دی ہے اگر وہ خدا بیزاری اور اللہ کے آگے جوابدہی کے احساس سے عاری ہے تو وہ انسانیت کی خدمت نہیں کر سکتی' اگر جزوی فائدہ ہوگا بھی تو نقصان بہت بڑا ہوگا۔ پچھلے پچاس سالوں میں خاص طور پر ٹیکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں طرح طرح کے آلات و مشینری وجود میں آرہی ہیں' جن کو انتہائی زبردست پروپیگنڈہ کے بل بوتے پر دلکش بنا کر پیش کیا جاتا ہے' بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ ایجاد یا آلہ تو بہت نقصان دہ تھا۔ مگر اس وقت تک جو نقصان ہوتا ہے وہ ہو چکا

ہوتا ہے۔ حال کے دنوں میں ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل فون اور موٹر گاڑیاں ان چند آلات ومشینوں میں سے ہیں جن کی کھپت بے اندازہ بڑھی ہے۔ T.V اور کمپیوٹر کے زیادہ استعمال پر مستقلاً اب اطلاعات آرہی ہیں کہ اس کے کیا کیا مضر اثرات، تابکاری اثرات انسانی جسموں پر پڑ رہے ہیں۔ آج موبائل فون کے کثرت استعمال کے مضمرات پر غور کرنا مقصود ہے۔

ٹاٹا میموریل اسپتال ممبی کے ماہر ڈاکٹر راکیش جلای جو دماغی رسولیوں کے ماہر ہیں انہوں نے بتایا کہ نومبر ۲۰۰۴ء میں سوئیڈن کے کیرونسکا انسٹیٹیوٹ سے جاری شدہ رپورٹ کے مطابق اگر آپ پندرہ سال سے زائد عرصہ سے موبائل فون کا استعمال کررہے ہیں تو آپ کی قوت سماعت سے متعلق عصب **Acoustic neyre** میں ٹیومبر رسولی ہونے کا خطرہ دوسروں کے مقابلہ میں دوگنا ہوجاتا ہے۔ اس بیماری میں قوت سماعت اور چہرہ کے عضلات کے افعال متاثر ہوجاتے ہیں۔ سوئیڈن کی ہی ایک اور تحقیق کے مطابق جو ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی ہے کے مطابق جو لوگ موبائل فون استعمال کرتے ہیں ان کے دماغ میں رسولی ہونے کی شرح عام انسانوں سے ڈھائی گنا زیادہ ہوجاتی ہے۔ سائنسدان جارج لیولیس کارلو کا دعویٰ ہے کہ ان کے چھ سال کے وسیع تجزیہ کے نتائج بتاتے ہیں کہ سیل فون کے تابکاری اثرات کے نتیجہ میں دماغ میں خوردبینی مرکزہ پیدا ہوجاتے ہیں جو کینسر کی ابتداء کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں، کارلو نے اپنی تحقیقات سے فون انڈسٹری اور **USFDA** کو آگاہ کراتے ہوئے سیل فون کے ایسے اشتہارات پر پابندی لگانے کی سفارش کی تھی جس کے ذریعے نوجوانوں کو خریدار بننے پر راغب کیا جاتا ہے، مگر امریکی سرکار نے ان کی سفارش خارج کردی۔

ڈاکٹر راس ایڈی جو ریڈیولوجیکل تابکاری کے حیاتیاتی اثرات کے کیلی فورنیا یونیورسٹی کے ماہر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''بیل فون جو مائیکروویو پیدا کرتے ہیں ان کے انسانی سر کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ لہریں دماغ کے افعال میں سیدھا مداخلت کرتی ہیں، سیل فون استعمال کرنے والوں کی نیند کے اوقات میں تبدیلی نوٹ کی گئی ہے۔''

یونیورسٹی آف واشنگٹن کے ڈاکٹر نریندر سنگھ اور ہنری لائی کی تحقیق جو ۲۰۰۴ء میں منظر عام پر آئی ہے، کے مطابق کم سطح کے برقی مقناطیسی اثرات کے تحت دماغ کے خلیات اور **DNA** کو نقصان پہنچتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دماغ کے ایسے امراض ہوتے ہیں جس کا علاج فی الحال ناممکن ہے''

ایک اور رپورٹ کے مطابق ''کچھ دہائیوں کے مستقل استعمال کے بعد سیل فون استعمال کرنے والوں کی پوری نسل درمیانی عمر تک پہنچتے پہنچتے اس کے بد اثرات سے متاثر ہوجائے گی۔

ہنگری کے سائنسدانوں کے سروے ۲۰۰۴ء کے مطابق پینٹ کے پیچھے کی جیبوں میں فون رکھنے والوں کے کرم منویہ میں **30%** کی کمی آگئی ہے۔ ٹائمز آف انڈیا ۳۱ ر اکتوبر ۲۰۰۴ء جہاں تک موبائل فون کے مضر اثرات کی

بات ہے اس پر سالوں سے کام کررہی سیل فون کمپنی کے اعلیٰ انتظامی افسر اودے۔ کے۔ گھوش کا کہنا ہے کہ ہم نے سالوں سے اس موضع پر لاکھوں ڈالر خرچ کرکے کام کیا ہے‘ ہم نے جانورں‘ چوزوں اور چوہوں پر تجربات کئے ہیں اور ہمارے نتائج 55% تک مستقل ہیں ان میں وقت گزرنے کے ساتھ تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہ یہ کہ سیل فون کے تابکاری کے اثرات یقینی طور پر انسانوں کے لئے مضر ہیں‘ اس سے حافظہ کمزور ہوسکتا ہے‘ قوت فکر متاثر ہوسکتی ہے‘ برتاؤ میں تبدیلی ہوسکتی ہے‘ دماغ کی نشوونمارک سکتی ہے‘ اور افعال متاثر ہوسکتے ہیں‘ یہ سب جانورں میں یقینی طور پر محسوس کیا گیا ہے‘ انسانوں میں بھی یہ مضر اثرات یقینی ہیں۔ کیونکہ جانوروں پر کئے گئے تجربات کے نتائج کم وبیش انسانوں پر بھی عموماً یکساں ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر دنیا بھر کے صحت سے متعلق ادارے کیوں چپ ہیں اور اقوام متحدہ کا ادارہ برائے صحت WHO کیوں خاموش ہے؟ مسٹر گھوش کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ حکومتیں اور سرکاری ادارہ سیل فون کے کثرت استعمال کے خلاف آواز اٹھارہے ہیں۔ خاص طور سے بچوں اور نوعمروں کو منع کررہے ہیں۔ مگر وہ ٹیلی کمیونی کیشن صنعت کی طرح یہ نہیں اعتراف کرسکتے کہ یہ عام طور سے خطرناک ہے۔ حکومتوں کو سگریٹ پر یہ وارننگ لکھنے پر کہ تمباکو نقصاندہ ہے اس سے کینسر ہوسکتا ہے ۲۰۰ سال لگے ہیں۔ کیا ہم سیل فون کے معاملہ میں بھی اگلے ۲۰۰ سال انتظار کرسکتے ہیں کہ جب تک یہ قطعی طور پر یہ ثابت ہو ہم (یعنی حکومتیں) احتیاطی وارننگ جاری نہیں کریں گے؟

یہ سائنس کے عقلیت پسند اور حقیقت پسند ہونے کے کھوکھلے دعویٰ کی ادنیٰ مثال ٹائمز آف انڈیا ۱۵ار نومبر ۲۰۰۴ء ہے۔ اس لئے سائنس کے نام پر ہر نئی چیز کو فوری قبول کرلینا یا رڈ کردینا خود سب سے بڑا غیر سائنسی فعل ہے۔ سائنس کے نام پر پروپیگنڈہ کے بل پر صنعت کاروں کے استحصال کے خلاف عوامی شعور بیدار کرنا پوری انسانیت کی خدمت ہے۔ اس کام میں ہر انسانیت دوست کو شامل ہونا چاہیے۔

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

...... از ......

حضرت مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب‘ ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ‘ آغاز‘ رفتارِ کار‘ صبر آزما مراحل کی لحظہ بہ لحظہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی‘ عورت کی حکمرانی‘ جہاد افغانستان اور اہم قومی وملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان